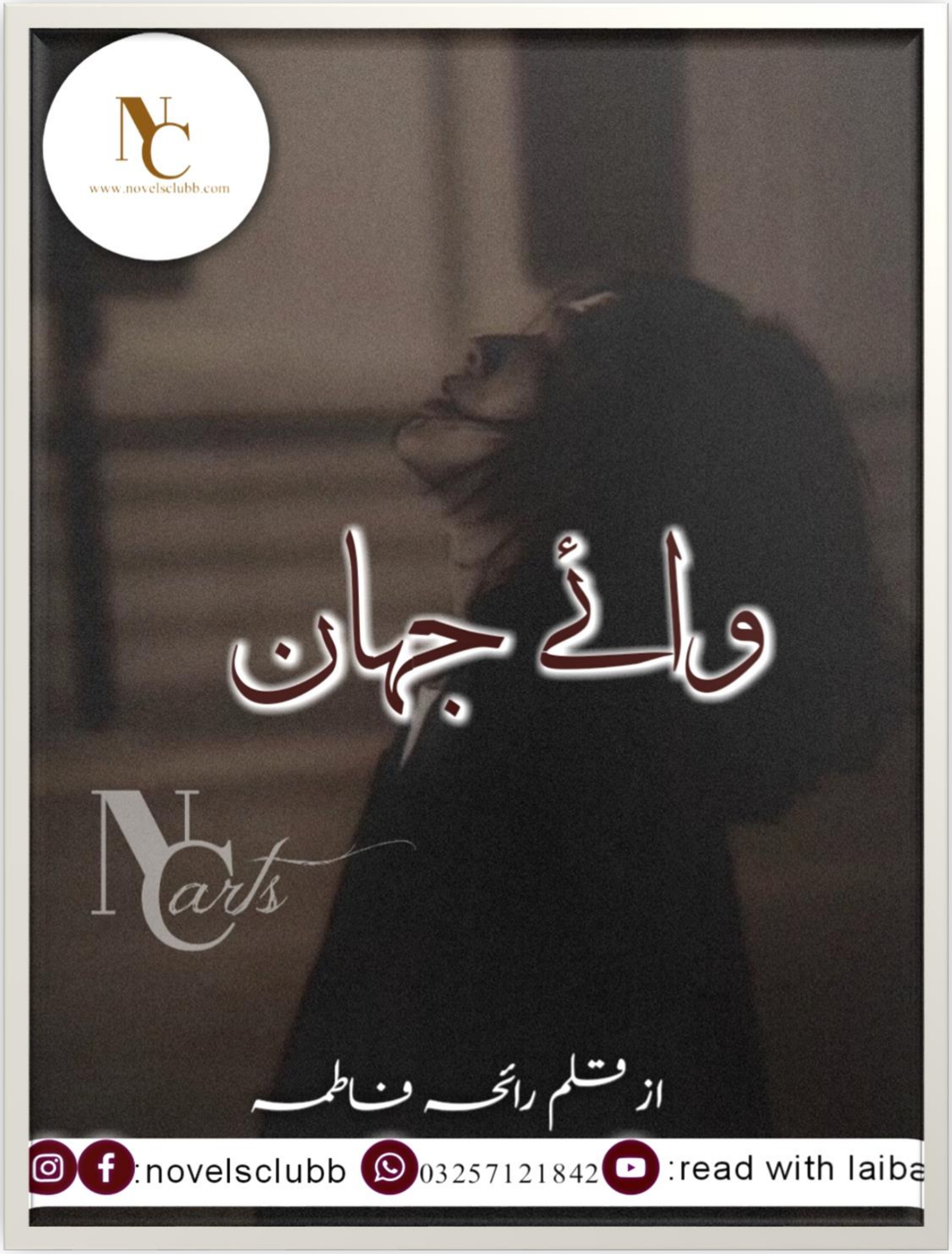
www.novelsclubb.com
وائے جہان
از قلم رائحہ فاطمہ
:novelsclubb
03257121842
:read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وائے جہاں

از قلم

رائحہ فاطمہ

www.novelsclubb.com

وائے جہان

رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ دسمبر کی خنکی کے باعث ہر سمت اندھیرا تھا اور چاروں اطراف میں کسی بشر کا سایہ بھی نہ معلوم ہوتا۔ لونگ کوٹ زیب تن کیے اور کندھوں پر بیگ اچکائے تیز قدم اٹھاتی میرال اس ویران راستے پر گامزن تھی۔

اتنے میں اسے اپنے عقب سے کچھ مسافت سے آتی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ پھر وہی چاپ جو گزشتہ چند روز سے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ اب تو وہ اس آہٹ کو ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ میرال نے آہستگی سے قدم اٹھانا شروع کر دیے۔ تھوڑی دور جلتی سٹریٹ لائٹ کی روشنی نے چیزوں کو واضح کرنا شروع کر دیا کہ یک دم میرال نے اپنا رخ پیچھے کی جانب کیا۔ قدموں کی آواز تھم گئی۔ اس شخص کا چہرہ واضح تھا۔ غیر متوقع شناسا چہرہ دیکھ کر میرال کو حیرت ہوئی مگر اتنے میں وہ بائیں جانب کو جاتی سڑک پر مڑ گیا۔ چند ثانیے میرال وہیں ٹھہری رہی مگر پھر تیز قدم اٹھاتی اپنے راستے پر چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

<_______________>

اس وقت وہ آفس میں کھڑی تھی اور سامنے کرسی پر براجمان خاتون سے مخاطب تھی:

"میں ان میں سے نہیں جن کا پیچھا کیا جائے تو وہ سہم کر گھروں میں مقید ہو جائیں۔ میں میرال ابراہیم ہوں! اپنی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں کو واللہ قبر میں منوں مٹی تلے پہنچا کر آتی ہوں۔"

میرال کے خاموش ہو جانے کے بعد سامنے بیٹھی خاتون اس سے مخاطب ہوئیں:

"جزاک اللہ! آپ نے ہمیں اس مسئلے سے آگاہ کیا۔آپ بے فکر ہو کر اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ہم یہ مسئلہ دیکھ لیں گے۔"

اتنے میں میرال سامنے کی طرف جھکی اور بولی:

"مجھے اپنے مسئلے خود دیکھنا آتے ہیں۔میں صرف اسے اور اس کے گھر والوں کو تنبیہ کرنے آئی ہوں کہ اگر وہ کسی ہسپتال کی شعبہ حادثات کی وارڈ میں ملے تو مجھے الزام مت دیں۔"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ تیزی سے آفس سے نکل گئی۔

<____________________>

چھٹی ہو چکی تھی۔ گھر جانے کے لئے وہ بیرونی دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی:

"میرال آپ تب تک گھر نہیں جا سکتیں جب تک کوئی لینے نہ آئے۔ ہم نے اپنے تعلیمی ادارے کی ساکھ برقرار رکھنی ہے۔ یہ واقعہ دوبارہ نہ پیش آئے اس لئے آپ کا اکیلے جانا مناسب نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس غیر متوقع بات پر میرال کو بے جا غصہ آگیا اور بولی:

"اس میں میرا نہیں آپ کے ادارے کا قصور ہے۔ مجھے روکنے کی بجائے آپ انہیں کیوں نہیں روکتے جن کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا؟"

"اگر ادارے کا قصور ہے تو صرف آپ کے ساتھ ہی کیوں یہ واقع پیش آیا کسی اور کے ساتھ کیوں نہیں؟ آپ اکیلی جاتی ہیں اس لئے۔"

میرال خاموش وہیں کھڑی رہی اتنے میں پاس کھڑی لڑکی مخاطب ہوئی:

"تمہیں کسی کو نہیں بتانا چاہئے تھا لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے۔"

میرال نے اپنا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے بولی:

"پردہ تو گناہ پر ڈالا جاتا ہے، حق پر قائم رہا جاتا ہے۔"

<________________>

"اماں! میں نے آپ کو اس لئے نہیں بتایا کہ ڈر کر بیٹھ جائیں۔ مسئلہ حل ہو گیا ہے حتی کہ اس لڑکے نے بھی معافی مانگ لی ہے۔"

(اسے یاد آیا جب وہ کچھ دن پہلے اپنے کئے پر نادم ہو کر اسی راستے پر پیچھے معافی مانگنے آیا تھا۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرال اپنی اماں کے سامنے بیٹھی چند روزہ پہلے پیش آنے والا واقعہ سنا رہی تھی۔

اتنے میں اس کی ماں نے جواب دیا:

"بیٹیوں کے معاملے میں ڈر اہی تو جاتا ہے۔"

میرال نے بحث کو طول دینا مناسب نہ سمجھا اور اٹھ کر چلی گئی۔

<_______________>

www.novelsclubb.com

اس واقعے کو کافی عرصہ گزر گیا۔ زندگی پھر سے معمول پر آنے لگی۔ کسی ضروری کام کے تحت میرال کی والدہ اس وقت آفس میں موجود تھی۔ چھٹی کا وقت ہو چکا تھا اس لئے میرال بھی وہیں موجود تھی۔ ادارے کی پرنسپل ہیڈ چیئر پر بیٹھی تھیں جبکہ میرال کی والدہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی تھیں اور بولیں:

"یہاں کچھ عرصہ پہلے ہونے والے واقعے کے متعلق مجھے پتہ لگا تھا۔"

"اور مجھے بھی میرال کے بہت سے قصے معلوم ہوئے تھے۔"

سامنے نشست پر بیٹھی عورت نے اپنے کام کے دوران کہا۔

میرال اپنی دھن میں مگن پاس کھڑی تھی کہ یک دم ساکت ہو گئی۔اس کا کردار دیر بحث تھا۔اس نے سامنے بیٹھی اپنی والدہ کے چہرے کی جانب دیکھا جس کا رنگ فق ہو چکا تھا۔اسے کچھ سمجھ نہ آیا اور اپنے حواس باختہ انداز میں بولی:

"میرے کونسے قصے؟؟"

اس خاتون نے میرال کی جانب دیکھا،ایک مسکراہٹ چہرے پر نمودار ہوئی اور بولی:

"میرال ابراہیم کسی پر الزام لگانا بہت آسان ہے مگر خود کی حقیقت کا سامنا کرنا نہایت کٹھن۔"

www.novelsclubb.com

اتنے میں میرال کی والدہ مخاطب ہوئیں:

"آپ کیا کہہ رہی ہیں میری بیٹی کے متعلق۔ کیا آپ نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔"

اس خاتون نے اپنا رخ میرال کی والدہ کی جانب کیا اور بولیں:

www.novelsclubb.com

"تصدیق کردہ ہی بتا رہی ہوں۔ پہلے خود باتوں کی راہیں نکالی جائیں اور پھر لڑکے کے پیچھے آنے پر یوں واویلا کیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہے۔"

الفاظ کے نشتر تھے جو میرال پر برس رہے تھے۔اتنے میں وہ بولی:

"اگر میں مجرم ہوتی تو پردہ پوشی کرتی آواز نہ اٹھاتی۔"

خاتون نے اپنا رخ میرال کی جانب کیا اور بولی:

"زمانہ گواہ ہے تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔پارسائی کا ڈھونگ ختم ہو چکا ہے۔"

سر بازار اس کی کردار کشی کی جا چکی تھی۔کئیں سالوں میں کمائی عزت کو محض کئیں لمحوں میں روند دیا گیا تھا۔

وہ گھر آچکی تھی۔دل ودماغ کی دنیا میں ایک طوفان برپا تھا مگر ایک موہوم امید دل میں باقی تھی، جو اپنے تھے ان سے اعتبار کی امید مگر کاتب تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

www.novelsclubb.com

اس واقعے کو کئی روز بیت گئے۔وہ ہر ایک کے سامنے اعتبار کی بھیک مانگتی رہی مگر ہر بار اس کا کٹورا خالی لٹا دیا جاتا۔اس کی روح سولی پر جھول رہی تھی مگر دل میں کسک

اب بھی موجود تھی، خود پر اعتبار کئے جانے کی کسک۔ایک دفعہ پھر وہ فقیری کا لبادہ اوڑھے حاضر ہوئی اور بولی:

"اماں! کیا آپ بھی مجھ پر اعتبار نہیں کریں گی میں بے قصور ہوں۔"

"خدارا بس کردو میرال ابراہیم! خود کو اور ہمیں اس دھوکے سے نکال لو۔کاش تم ہماری زندگی میں نہ ہوتی۔"

www.novelsclubb.com

امید کا دیا بجھ گیا۔فیصلہ ہو گیا۔الفاظ اس کہانی میں پس مردہ ہی کہیں دم توڑ گئے۔وہ اٹھ کر چلی آئی۔اپنوں سے ٹھکرائے جانے کا غم کسی خاردار جھاڑی سے گزرنے کے مصداق تھا۔اک مدت سے قلب پر خنجر چل رہا تھا مگر اب وہی خنجر شہ رگ پر

تھا۔ لمحہ لگا، کہانی ختم ہو گئی۔ اس جہان سے بے پرواہ اس کی روح پرواز کر گئی۔
جیون میں روز روح چھلنی ہونے پر اس نے دوسرے جہاں کی اذیت کو ترجیح دی۔
الفاظ کے تیر سہنے سے کہیں بہتر اسے روح کا دن میں چالیس مرتبہ جھاڑیوں سے
گزرنا بہتر لگا۔ ایک طوفان برپا ہو چکا تھا۔ دنیا کیں اس کی روح پرواز کرنے کی
منادی ہو چکی تھی مگر خون میں لت پت اک سفید کاغذ کا ٹکڑا اس کے ہاتھ سے لیا
گیا۔ اس پر قلمبند چند حروف پر یہ کارواں ماتم کرنے لگا:

"وائے جہان! کاش مجھ پر اعتبار کیا جاتا۔"

ختم شد

رائحہ فاطمہ